سوال

(191) دورانِ روزہ قے آنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری والدہ نے روزہ رکھا تھا اسے دوران روزہ قے آگئی اس کے متعلق کیا شرعی حکم ہے، کیا قے آنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قے آنے کی دو صورتیں ہیں:

1۔ جان بوجھ کر ارادی طور پر قے کی جائے، ایسا کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

2۔ خود بخود قے آجائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ اس سلسلہ میں ایک حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جسے خود بخود قے آجائے اس پر قضا نہیں ہے اور جو شخص جان بوجھ کر قے کرے وہ بعد میں اس روزہ کی قضا دے۔'' [ابوداؤد، الصوم: ۲۳۸۰]

اس بنا پر ہمارے نزدیک اگر قے کا غلبہ ہو تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا اگر دانستہ قے کی جائے تو روزہ جاتا رہے گا۔ اگر انسان محسوس کرے کہ اس کے معدے میں ہلچل برپا ہے اور اس میں جو کچھ ہے۔ وہ خارج ہو جائے گا تو اس صورت میں اسے جذب کرنے کی کوشش نہ کی جائے اور نہ ہی اسے روکا جائے۔ معمول کے مطابق وہ کھڑا یا بیٹھا رہے۔ اگر اس نے ارادةً قے کی ہے تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا اگر ارادی فعل کے بغیر قے آگئی تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، البتہ سیدنا امام بخاری رحمہ اللہ کا یہ رجحان ہے کہ ہر قسم کی قے روزہ کے لئے نقصان دہ نہیں ہے، خواہ ارادی ہو یا غیر ارادی کیونکہ انہوں نے ایک عنوان قائم کر کے کچھ آثار پیش کئے ہیں جن میں سے ان کے موقف کی تائید ہوتی ہے، مثلاً: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''جب کوئی قے کرے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ وہ قے باہر نکالتا ہے کوئی چیز اپنے اندر داخل نہیں کرتا۔'' [صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب نمبر: ۳۲]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ''روزہ اس چیز سے ٹوٹتا ہے جو داخل ہو اور اس سے نہیں ٹوٹتا جو باہر خارج ہو۔'' [صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب نمبر: ۳۲]

امام بخاری رحمہ اللہ نے ان آثار سے ایک قاعدہ اخذ کیا ہے کہ روزہ اس چیز سے فاسد ہوتا ہے جو پیٹ میں داخل ہو، باہر نکلنے والی چیز سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن قاعدہ عمومی تو ہو سکتا ہے کلی نہیں ہے، کیونکہ خروج منی سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ممکن ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک مذکورہ بالا روایت صحیح نہ ہو، جس میں قے کے متعلق تفصیل بیان ہوئی ہے

، جیساکہ انہوں نے ''التاریخ الکبیر''میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے واضح طور پر لکھا ہے کہ افطار اس صورت میں ہے جب دانستہ قے کرے اور غلبہ قے کی صورت میں عدم افطار ہے۔ ائمہ اربعہ کا بھی یہی موقف ہے اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ غلبہ قے کی صورت میں اس کے پیٹ میں جانے کا خوف نہیں ہوتا، کیونکہ طبیعت مدافعت کرتی ہے اور جب دانستہ قے کی جائے تو طبیعت مدفوع حصہ سے بخل کرتی ہے۔ اس بنا پر اس کے واپس لوٹنے کا احتمال رہتا ہے، اس لئے دانستہ قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ [فتح الباری، ص:۲۲۳، ج۴]

بہر حال ہمارے نزدیک تفصیل بالا کے مطابق خود بخود قے آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور اگر دانستہ قے کی جائے تو اس سے روزہ ختم ہوجاتا ہے اور رمضان کے بعد اس کی قضا دی جائے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:229